كشف اللثام عن

غربة الاسلام

تاليف سيد ابو بكر بن حسن بن اسد الله شاه آبادی

طبع في مطبع مفيد عام الواقع

في آگره في سنه ١٣٠٥ الهجرية

تم

غیر ہون کو یہ وہ لوگ ہین جو اوس سنت کو ٹھیک کرتے ہین جسکو لوگون نے بعد میرے بگاڑ دیا ہے
یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اسلام بعد قوت کے ضعیف اور بعد شوکت کے خفیف اور بعد صولت کے
عاجز اور بعد سطوت کے مضمحل اور بعد حکومت کے محکوم ہو جایگا چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی
ہوا وکان ذلک فی الکتاب مسطورا +

مقدمہ بیان مین ہزاہزت اسلام کے

حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین او ست وثلثین او سبع
وثلثین فان یہلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین عاما قلت
امما بقی او مما مضی قال مما مضی رواہ ابوداؤد یعنی پھریگی چکی اسلام کی ۳۵ یا
۳۶ یا ۳۷ سال مین اگر ہلاک ہو گئے تو ہو گئے اور اگر اونکا دین قائم رہا تو ستر برس تک قائم رہیگا
مینے کہا یہ مدت آیندہ ہے یا مدت گذشتہ فرمایا گذشتہ علما نے کہا ہے کہ مراد دوران آسیا سے
حرب وقتال ہے اور مراد ۳۵ سال سے تا آخر یہ ہے کہ بعد گزر جانے اس مدت کے اسلام مین ایک
امر عظیم حادث ہوگا جس سے اہل اسلام پر خوف ہلاک کا ہے اور مدت خلافت بھی اسی پر تمام
ہو جائیگی اور فتنے برپا ہونگے سو ۳۵ھ مین اہل مصر نے محاصرہ عثمان رضی اللہ عنہ کا کیا اور ۳۶ھ
مین طلحہ و زبیر طرف وقعہ جمل کے نکلے اور ۳۷ھ مین وقعہ صفین ہوا اور مراد قیام دین سے قیام
ملک و سلطنت مسلمین کا ہے یہ زمانہ بیعت امام حسن رض سے ساتھہ معاویہ کے تا زمانہ انقضاء خلافت
بنی امیہ ہے یہ قریب ستر کے ہوتا ہے شعرانی رح نے مختصر تذکرہ قرطبی مین بعد اسکے یہ حکم لکھا ہے
فصلی اللہ علی الصادق المصدوق الذی لا یخبر عن شئ الا ویاتی مثل فلق الصبح انتہی
سید نے حاشیہ مشکوۃ مین کہا ہے کہ مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ اتمام امر اسلام کا طریق استقامت

اور بعد پر احداثات ظالمین سے اتنی مدت تک باقی رہیگا اسمین اشارہ کیا ہے طرف تین فتنون کے
پہلے قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا سنہ ۳۵ مین ظہور اسلام یعنی ہجرت خیر الانام سے ہوا اور وقعہ جمل کا سنہ ۳۶ مین
اور وقعہ صفین کا سنہ ۳۷ مین غرضکہ سنہ ۴۰ ہجری تک امر اسلام کو قوت تمام حاصل رہی مراد اس قوت
واستقامت سے سلوک ہے منہج نبوت پر یعنی لوگ اوسی راہ پر قائم دائم تھے جو حضرت کے وقت مین تھے
کسی طرحکا تغیر نفس شعائر اسلام مین نہین آیا تھا اگرچہ مخالفت باہم سے فتنہ وفساد دنیا کا ہوتا تھا
اور اس فتنہ مین اکثر اصحاب سالت فنا ہوگئے اور اونکے ہلاک ہونیسے بنیاد غربت کی اسلام مین
قائم ہوچلی جسطرح کہ سعید بن المسیب نے کہا ہے وقعت الفتنة الاولی یعنی مقتل عثمان فلم یبق
من اصحاب بدر احد ووقعت الفتنة الثانية يعني الحرة فلم يبق من اصحاب الحديبية
احد ثم وقعت الفتنة الثالثة فلم ترتفع وبالناس طباخ رواه البخاري یعنی بدر والے فتنہ عثمانی
سے تا فتنہ دیگر مر گئے نہ یہ کہ وہ لوگ ان فتنون مین مارے گئے سب سے پیچھے منجملہ اہل بدر کے جسکا انتقال
ہوا وہ سعد بن ابی وقاص ہین انکا انتقال چندسال وقعہ حرہ سے پہلے ہوا تھا اللہ نے اون لوگون
کو دوبارہ فتنہ مین مبتلا نہین کیا بلکہ ببرکت غزوہ بدر اونکو ہر بلا سے محفوظ رکھا فتنہ دوم سے مراد
فتنہ یزید بن معاویہ ہے جو کہ بعد شہادت حسین بن علی علیہما السلام کے مدینہ منورہ مین واقع ہوا
تھا اور اوسمین بے حرمتی مسجد نبوی کی اور ازالہ بکارت ہزار بکر کا ہاتھ سے لشکریون کے وقوع
مین آیا تھا فتنہ سوم سے مراد خروج ابن حمزہ خارجی ہے زمانہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم
مین یا فتنہ ازارقہ ہے لکن اول اولی ہے اسلئے کہ فتنہ حمزہ مخصوص بمدینہ تھا اور فتنہ ازارقہ مخصوص
نہ تھا اور ظاہر حدیث سے یہی سمجھہ مین آتا ہے کہ یہ فتنہ سوم بھی مختص تھا واللہ اعلم بہر حال اس فتنہ
ثالث کی نسبت ابن مسیب نے یہ کہا ہے کہ یہ فتنہ ہنوز مرتفع نہین ہوا ہے اور لوگون مین قوت
وفر بھی باقی ہے مطلب یہ ہوا کہ اب تابعین مین صحابہ باقی نہین رہے تیسری خبر جو مخبر صادق نے دی تھی